OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0228, PP: 37-50

استعانت اور توسل کی صورتیں اور احکام، تفسیر معارف القرآن (کاندھلوی) کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Forms and Rulings of Isti'ānt and Tawassul, Research Review in the Light of Tafsīr Ma'ārif-ul-Qur'ān (Kāndehlawī)

Published:
04-12-2023
Accepted:
25-11-2023
Received:
05-11-2023

Bilal Ahmad
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur
Email: Bilalahmad2793@gmail.com

Dr. Muhammad Hayat Khan
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur
Email: hayat.khan715@gmail.com

Dr. Junaid Akbar
Associate Professor, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur
Email: junaid8181@gmail.com

Abstract

Man's worldly and worldly life depends on his beliefs, if the beliefs are correct, then man will be successful in this world and the Hereafter, and if the beliefs are not correct, then man will fail in this world and the Hereafter. The performance of all affairs is associated with Him, only He is worthy of worship and is the true Believer. Since the relationship between belief and belief is related to the belief of man, it is very important and important to know them with the real reality so that along with the explanation of these terms, the beliefs can also be corrected and the legitimate and invalid forms of istant and tawasil are also clear. And since Maulana Idrees Kandhalvi has discussed about istaant and tawasil in his tafseer ma'arif-ul-quran, the thesis writer considered it necessary to mention the forms of tawasal and istaant in the light of tafsir ma'arif-ul-quran (kandhalvi) so that the subject could be fully explained.

Keywords: *Istaant, Tawasil, Tafsir Ma'arif-ul-Quran (Kandhalvi), Maulana Idrees Kandhalvi.*

CC BY

تمہید

انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کا دار ومدار اس کے عقائد پر ہے، عقائد درست ہوئے تو انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا اور اگر عقائد درست نہ ہوئے تو انسان دنیا و آخرت میں ناکام ہوگا، چنانچہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت ذات و صفات میں یکتا ہے، کوئی اس کا ہمسر یا شریک نہیں، اعتماد کلی کے لائق اور کارساز مطلق وہی ذات ہے، تمام امور کی انجام دہی اسی سے وابستہ ہے، صرف وہی عبادت کے لائق ہے اور حقیقی مستعان ہے۔

استعانت اور توسل کا تعلق چونکہ انسان کے عقیدے سے مربوط ہے اس لیے ان کو اصل حقیقت کے ساتھ جاننا نہایت ہی ضروری اور اہم ہیں تاکہ ان اصطلاحات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ عقائد کی درستگی بھی ہو جائے اور استعانت اور توسل کی جائز و ناجائز صورتیں بھی واضح ہو جائیں۔

اور چونکہ استعانت اور توسل کے بارے میں مولانا ادریس کاندھلویؒ نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں سیر حاصل گفتگو کی ہے اس لئے مقالہ نگار نے یہ ضروری سمجھا کہ توسل اور استعانت کی صورتیں بمع احکام تفسیر معارف القرآن (کاندھلوی) کی روشنی میں ذکر کر دے تاکہ اس موضوع کی مکمل وضاحت ہوسکے۔

کلیدی الفاظ: استعانت، توسل، تفسیر معارف القرآن (کاندھلوی)، مولانا ادریس کاندھلوی

مسئلہ تحقیق اور اس کی اہمیت

استعانت اور توسل کا تعلق کیونکہ براہ راست انسان کے عقیدے سے ہے، اور عقائد میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے، کسی بھی اسلامی عقیدے کو اس کی اصل روح سے سمجھنا یہ ہر شخص کے لیے ناگزیر ہے۔ اس لئے یہ موضوع نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

مفروضہ تحقیق/سوالاتِ تحقیق (Research Questions)

اس آرٹیکل میں مندرجہ ذیل سوال کو حل کیا گیا ہے۔

تفسیر معارف القرآن (کاندھلوی) میں استعانت بغیر اللہ اور توسل کی بیان کردہ صورتوں میں جواز اور عدم جواز کی بناء کن دلائل اور وجوہات پر ہے؟

استعانت کی لغوی تعریف

استعانت کا مادہ اشتقاق "ع،و،ن" (عون) ہے، جسکی جمع (اعوان) آتی ہے1۔ "استعانت" باب استفعال کا صیغہ ہے، جس کی ایک خاصیت "طلب فعل" بھی ہے2، چنانچہ استعانت کا لغوی معنیٰ "مدد طلب کرنا" ہوا۔

علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادیؒ بیان کرتے ہیں:

"العون: الظهيرللواحد والجمع، والمونث ويكسر اعوانا واستعنته وبه فاعانني وعونني"3

"پشت پناہی کرنے والا مددگار" لفظ "عون" واحد، جمع اور مونث سب کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے اور اس کی جمع تکسیر "اعوان" آتی ہے، میں نے فلاں شخص سے مدد مانگی، اس نے میری مدد کی۔"

استعانت کا شرعی مفہوم

استعانت کا شرعی و اصطلاحی مفہوم لغوی مفہوم کے مطابق ہے، یعنی اپنی کسی بھی حاجت اور ضرورت میں کسی کو مدد کے لئے پکارنا شریعت کی اصطلاح میں استعانت کہلایا جاتا ہے۔4

علامہ ابن تیمیہ الحرانیؒ کا قول:

علامہ ابن تیمیہؒ استعانت اور توکل کا شرعی مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فان تقوى الله وعبادته وطاعته اسماء متقاربة متكافئة متلازمة والتوكل عليه هو الاستعانة به فمن يتقي الله مثال :اياك نعبد ،ومن يتوكل على الله مثال اياك نستعين -"5

" اللہ رب العزت کی عبادت، تقویٰ اور اطاعت "ایک دوسرے سے ملتے جلتے نام ہے جو لازم و ملزوم ہیں، اس اللہ رب العزت کی ذات عالی پر توکل کرنا در اصل یہی استعانت ہے، تقویٰ کی مثال "ایاک نعبد " سے دی گئی ہے اور توکل کی مثال "ایاک نستعین" سے دی گئی ہے۔"

توسل کی لغوی تعریف:

"توسل "باب تفعیل سے مصدر ہے، اور" وسیلہ" و سل سے بناہے، جس کے معنی" ملنے اور جڑنے" کے ہیں، یہ لفظ "سین" اور" صاد" دونوں سے ایک ہی معنی میں آتا ہے، دونوں میں فرق فقط اتنا ہے کہ لفظ "وصل" مطلّقاجوڑنے کے معنی دیتا ہے اور "وسل" محبت کے ساتھ ملنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔6

علامہ ابن منظور وسیلہ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الوسيلة :وسل فلان الى الله وسيلة اذا عمل عملا تقرب به اليه- والواسل: الراغب الى الله-"7

فلاں شخص نے اللہ کی طرف وسیلہ بنایا، یہ تب کہتے ہیں جب وہ اس طرح کا کوئی عمل کرے جس کے ذریعے وہ اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرے اور" واسل "اس شخص کو بولا جاتا ہے: جو اللہ کی طرف رغبت کرنے والا ہو

توسل کا شرعی مفہوم

اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس کا قرب و تعلق کے حصول یا اپنی پریشانی اور ضرورت کے وقت مقصد کے حاصل کرنے کے لیے مقبول عمل، صالح ہستی یا بابرکت جگہ کا واسطہ پیش کرکے دعا کرنے کو "توسل" کہتے ہیں۔8

امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں کہ:

" اللہ رب العزت کی جانب وسیلہ درحقیقت عبادت کے ساتھ اللہ رب العزت کے راستے کی رعایت رکھنا ہے "9

مسئلہ استعانت کی صورتیں، احکامات اور دلائل تفسیر معارف القرآن کی روشنی میں

مسئلہ استعانت کی صورتیں، اور ان کے احکامات

مولانا ادریس کاندھلویؒ نے سورہ فاتحہ کی آیت (ایاک نستعین) کے تحت استعانت کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان فرمائی ہے:

1. پہلی صورت

"غیر اللہ کو مستقل فاعل اور بالذات قادر سمجھ کر (اس سے نفع حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے کے لیے) مدد طلب کرنا۔"10

فاعل مستقل اور قادر بالذات کا مفہوم

فاعل مستقل اور قادر بالذات "کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ذات جو کامل اختیارات اور قدرت مطلقہ کا حامل ہو، جو بغیر کسی کی مدد کے ہر قسم کا تصرف کرسکتا ہو۔

پہلی صورت کا حکم

استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بلاشبہ ناجائز ہے۔11

دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ

فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ "12

" ان مشرکین سے کہہ دیجیے ! کہ کون ہے وہ ذات جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے، یا کون ہے وہ ذات جو سننے کی قوت اور دیکھنے کی قوت کا مالک ہے، اور کون ہے وہ ذات جو زندہ کو مردہ سے، اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون ہے وہ ذات جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے، تو یہ لوگ جواب دیں گے : وہ ذات "اللہ" ! پس آپ ان سے کہہ دیجیے کہ آیا پھر بھی تم اللہ سے نہیں ڈرتے 13۔"

وجہ استدلال

اس مقام پر الوہیت کے چار خواص ہیں جن کو مشرکین بھی مانتے ہیں۔14

1. رزاق

2. موت وحیات کا مالک

3. موجد اور خالق

4. تدبیر وتصرف کا مالک.

جب ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور باقی رکھنے والا اور ان سب کے کام میں لگانے کا انتظام کرنے والا صرف ایک اللہ ہی ہے تو پھر عبادت اور اطاعت کا حقدار اس کے سوا کسی اور کو کیوں بناتے ہو۔15

مشرکین بھی اس بات کے قائل ہیں کہ فاعل مستقل اور قادر بالذات صرف اور صرف خدا تعالی کی ذات بابرکت ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی فاعل مستقل اور قادر مطلق نہیں ہے. چنانچہ جب مشرکین سے یہ سوال کیے جاتے ہیں:

1. وہ کون ذات ہے جو تم کو زمین وآسمان سے رزق پہنچاتا ہے؟

2. وہ کون ذات ہے جو سننے کی قوت اور دیکھنے کی قوت کا مالک ہے؟

3. وہ کون ذات ہے جو زندہ کو مردہ سے، اور مردہ کو زندہ سے باہر نکالتا ہے؟

4. وہ کون ذات ہے جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے؟

ان سب کاموں کا فاعل مستقل اور قادر بالذات کون ہے ؟ تو جواب میں مشرکین یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہی ہے، وہ ذات جس میں یہ اوصاف پائے جاتے ہوں وہ قابل پرستش اور لائق عبادت ہے اور کافر بھی ان کا اس کا انکار نہیں کر سکتے اور یہ اوصاف صرف بجزء وحدہ لا شریک لہ کہ کسی اور میں نہیں پائے جاتے۔

لہذا غیر اللہ سے اس طرح کی استعانت (فاعل مستقل اور قادر بالذات سمجھ کر) تو مشرکین مکہ بھی نہیں کرتے تھے وہ بھی اس کو شرک اور ناجائز سمجھتے تھے، چہ جائیکہ کوئی مسلمان اس عقیدے سے غیر اللہ سے استمداد حاصل کرنے کو جائز سمجھے، لہذا اس عقیدے سے استعانت بلاشک وشبہ کے شرک اور کفر ہے، نیز اس کے شرک ہونے میں تو کسی مشرک کو بھی کلام نہیں ہے۔

2. دوسری صورت

" غیر اللہ کو قادر بالذات تو نہ سمجھے لیکن قادر بعطائے الہی سمجھ کر اس سے نفع حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے"۔16

قادر بعطائے الہی کا مطلب

قادر بعطائے الہی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالی نے کسی شخص یا ذات کو تصرف کا اختیار عطا فرما دیا ہے، بالخصوص ان امور میں جو طاقت بشریت سے باہر ہیں وہ ان میں جس طرح چاہیں تصرف کریں۔

قادر بعطائے الٰہی کی مثال

قادر بعطائے الٰہی کی مثال اس طرح ہے جس طرح دنیاوی طور پر بادشاہ اپنے وزراء اور احکام کو کچھ اختیارات عطا کر دیتا ہے اور وہ بعد اعطائے اختیارات مستقل سمجھے جاتے ہیں اور پھر بادشاہ کے علم اور ارادے کو بالکل دخل نہیں ہوتا اسی طرح یہ عقیدہ خدا تعالی کے ساتھ رکھنا کہ خدا نے بھی کچھ اختیارات انبیاء اور اولیاء کو عطا کر دیے ہیں اور وہ بعد اعطائے الٰہی مستقل اور مختار ہیں۔

دوسری صورت کا حکم

استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بھی قرآنی تصریحات کے مطابق بھی جائز نہیں ہے۔[17]

دلیل

سورۃ الزمر میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

’’ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ‘‘[18]

ترجمہ: غور سے سنو کہ خالص عبادت صرف اللہ کا حق ہے، اور جو لوگ اس کے علاوہ دوسرے رکھوالے بنا لیتے ہیں (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم ان کی عبادت سے اس وجہ سے کرتے ہیں یہ ہمیں ان کے ذیعے اللہ کے قرب ملے گا، تو ان کے درمیان اللہ ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، یقینا اللہ کسی ایسے کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا ہو اور کفر پر ڈٹا ہو"۔[19]

وجہ استدلال

مشرکین عرب ملائکہ اور اصنام کے متعلق بعینہٖ یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ خدا تعالی نے کچھ اختیارات ان کو بھی عطا کر دیے ہیں اور وہ بعد اعطائے الٰہی مستقل اور مختار ہیں. جس کو قرآن کریم نے باطل کر دیا ہے۔

مشرکین ان کو مستقل بالذات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو قادر بعطائے الٰہی سمجھتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ ان کا پاس جو کچھ ہے وہ خدا ہی کا دیا ہے قرآن کریم نے جابجا اسی عقیدے کو باطل کر دیا ہے۔

دوسری دلیل

ارشاد خداوندی ہے:

” وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُہُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ “[20]

"اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ان من گھڑت معبودوں کی عبادت کرتے ہیں، جو نہ تو ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، اور نہ کوئی نفع دے سکتے ہیں، اور یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ (معبودان باطلہ) اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے، اے رسول! ان کو بتا دیجیے کہ آیا تم اللہ کو ایسی چیز کی اطلاع دے رہے ہو جس کا وجود سرے سے اللہ کے علم میں ہی نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، اللہ ان کی مشرکانہ خیالات سے بالکل پاک اور برتر و بالا ہے"۔21

وجہ استدلال

اس آیت مبارکہ میں اس بات کی سخت تردیدی کی گئی ہے کہ جن معبودان باطلہ کی پرستش یہ کفار اور مشرکین یہ سمجھ کر کرتے ہیں کہ یہ انہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں اور یہ اللہ کے ہاں ان کے سفارشی بنیں گے، ہرگز ایسی بات نہیں ہے، اللہ رب العزت نے آیت میں واضح بیان کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا معبودان باطلہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے نہ نفع کا نہ نقصان کا نہ ہی کسی قسم کے سفارشی بننے کا۔

تیسری دلیل

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ "[22]

"جو تم اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹی باتیں بناتے ہو، یقین کرو کہ اللہ کے علاوہ جن جن کی تم عبادت کرتے ہو، ان کے پاس تمہیں روزی دینے کا کوئی اختیار نہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ کے پاس روزی تلاش کرو، اور اس کی عبادت کرو، اور اس کا شکر ادا کرو، اسی کے پاس تمہیں واپس لوٹایا جائے گا"۔23

وجہ استدلال

مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح ہو رہا ہے کہ رزق دینے اور نہ دینے کا کامل اختیار اللہ (رب العزت) ہی کے پاس ہے، لہٰذا عبادت اور شکر کرتے ہوئے رزق اسی کے پاس تلاش کیا جائے گا اس کے علاوہ کسی کے پاس نہیں۔

چنانچہ اس قسم کا عقیدہ رکھنا کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ بھی کوئی رزق دے سکتا ہے اور روک بھی سکتا ہے، قرآنی تصریح کے مطابق باطل اور لغو ہے۔

چوتھی دلیل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا "[24]

"کہہ دو کہ میں تم لوگوں کو نقصان پہنچانے یا نفع دینے کا اختیار نہیں رکھتا"۔25

وجہ استدلال

اس آیت کریمہ میں بھی تمام کے تمام اختیارات کا مالک اور مختار فقط اللہ جل شانہ ہی کو کہا گیا ہے اور تمام مخلوقات سے کامل اختیارات اور قدرت کی نفی ہوئی ہے، اس سے واضح معلوم ہوا کہ نفع اور نقصان کا حقیقی مالک اور مختار صرف اللہ کی ذات بابرکت ہے۔

پانچویں دلیل

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ "[26]

"اے پیغمبر ان کو بتادو کہ میں خود اپنے کو بھی کسی قسم کا نقصان پہنچانے یا فائدہ دینے کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جتنا اللہ چاہے، ہر امت کے لیے ایک متعین وقت ہے، پس جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ تو وہ اس سے ایک گھڑی پیچھے جاسکتے ہیں، اور نہ ہی آگے آسکتے ہیں"۔27

وجہ استدلال

یہاں یہ امر بالکل واضح بیان کر دیا گیا ہے کہ نفع اور نقصان کا کامل اختیار صرف اور صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے چنانچہ پیغمبر یہ بتاتے کہ میں تو خود اپنے آپ کو بھی کسی قسم کا نقصان پہنچانے یا فائدہ دینے کا اختیار نہیں رکھتا، کامل اختیار تو اللہ ہی کا ہے۔

لہٰذا یہ بات کہنا کہ اللہ نے پیغمبروں یا اولیاء کو کچھ اختیارات مرحمت فرمادیے ہیں جن کے بعد وہ بھی بغیر مشیت الٰہی کے کسی کو فائدہ یا نقصان دے سکتے ہیں بالکل باطل خیال ہے۔

خلاصہ

یہ دو صورتیں تو وہ ہیں جو انسان بھی ان عقائد کے ساتھ استعانت بغیر اللہ کرے گا، تو یہ ناجائز ہے، جس سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔

تیسری صورت

" غیر اللہ کو نہ تو مستقل بالذات سمجھے اور نہ مستقل بالعرض لیکن اس کے ساتھ مستقل بالذات کا سا معاملہ کرے"۔28

مثال

مثال کے طور پر اس غیر اللہ کو یا اس کی قبر کو سجدہ کرے یا اس کے نام کی نذر و نیاز مانے۔

تیسری صورت کا حکم

استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بھی ناجائز ہے، (لیکن یہ شرک اعتقادی نہیں بلکہ عملی ہے) اور اس کا مرتکب حرام کا مرتکب سمجھا جائے گا، کافر نہ ہوگا۔29

دلیل

دلیل حدیث مبارکہ ہے:

" ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔" 30

وجہ استدلال

غیر اللہ کی اس طرح تعظیم کرنا جس طرح اللہ رب العزت کی جاتی ہے بلاشبہ موہم مشرک ہے اور کفار کے ساتھ مشابہت ہے کیونکہ کفار اپنے معبودان باطلہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور ان سے مرادیں اور حاجتیں گڑگڑا کر تضرع سے مانگتے ہیں، اس لیے اس میں چونکہ کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اس لیے یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

چوتھی صورت

" جب استعانت اللہ رب العزت کے غیر سے کی جائے تو اس شخص یا ذات کا مستقل بالذات ہونے کا وہم ہوتا ہو۔31

مثال

جیسے روحانیات سے مدد مانگنا، اگرچہ یہ شخص ان ارواح کو فاعل، غیر مستقل سمجھتا ہے، لیکن مشرکین کیونکہ ارواح کو فاعل مستقل سمجھ کر مدد مانگتے ہیں تو ان ارواح کا مستقل بالذات ہونے کا وہم ضرور ہوتا ہے۔

چوتھی صورت کا حکم

یہ بھی ناجائز ہے، تردد اسمیں ہے کہ اس شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے یا نہیں؟ تو یہ فعل چونکہ شرک کا مظہر اتم ہے اس لیے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا بھی قوی اندیشہ ہے۔32

خلاصہ

یہ دو صورتیں بھی ناجائز ہیں اور اسمیں کوئی شک نہیں، جن سے اجتناب ضروری ہے۔

پانچویں صورت

"اللہ رب العزت کے غیر سے امور عادیہ میں مدد طلب کی جائے"۔33

امور عادیہ کا مطلب

امور عادیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام جو بشری طاقت کے تحت داخل ہوں اور کارخانہ عالم اسباب ان کے ساتھ مربوط اور متعلق ہوں۔

مثال

مثال کے طور پر روٹی کی امداد سے بھوک کا دفع کرنا، پانی کی امداد سے پیاس کا دور کرنا، اور راحت اور آرام حاصل کرنے کے لیے درخت کے سایہ سے امداد حاصل کرنا وغیرہ کسی شخص کو ان کے فاعل مستقل ہونے کا تو ہم بھی نہیں ہوتا۔

پانچویں صورت کا حکم

یہ استعانت بغیر اللہ دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

پہلی شرط: مدد طلب کرتے وقت مکمل اعتماد اور بھروسہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر ہو۔

دوسری شرط: غیر کو محض ذریعہ اور وسیلہ سمجھے اور عون الٰہی کا ایک مظہر سمجھے۔34

مثال

جیسے نل محض پانی کے آنے کا راستہ ہے اسی طرح اسباب بالخصوص جو امور عادیہ میں سے ہیں دراصل راستے ہیں، اصل دینے والا اللہ جل شانہ ہے، اور مشرک یہ سمجھتا ہے کہ نل ہی مجھ کو پانی دے رہا ہے، اس لیے نل سے پانی مانگتا ہے اور نل ہی کی خوشامد کرتا ہے۔

مثال

مثلاً جو شخص دوا کو محض ایک وسیلہ سمجھے اور طبیب کو مریض کا معالج اور عون الٰہی کا ایک مظہر سمجھے یہ شرک نہیں، لیکن اگر دوا کو مستقل بالذات سمجھیں اور طبیب کو صحت بخشنے والا جانے تو یہ شرک ہوگا۔

چھٹی صورت

"اللہ رب العزت کے غیر سے اسباب شرعیہ میں مدد مانگنا"۔35

اسباب شرعیہ کا مطلب

اسباب شرعیہ کا مطلب یہ ہے ان امور کا اسباب ہونا شریعت سے معلوم ہوا ہو۔

مثال

دعا، رقیہ شرعیہ، صبر اور نماز وغیرہ سے استعانت حاصل کرنا یہ تمام وہ امور ہیں جن کا اسباب ہونا شریعت سے معلوم ہوا ہے۔

حکم

یہ استعانت جائز ہے۔[36]

دلیل

اس قسم کی استعانت کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ ان امور کا اسباب ہونا شریعت سے معلوم ہوا ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ"[37]

"اے مومنوں! صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو، بلاشبہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے.38

اس آیت میں ایمان والوں کو نماز اور صبر سے استعانت کا حکم دیا ہے"۔

ساتویں صورت

"امور غیر عادیہ میں اللہ رب العزت کے غیر سے مدد طلب کی جائے"۔39

امور غیر عادیہ کا مطلب

امور غیر عادیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام جو بشری طاقت کے تحت داخل نہ ہوں اور عمومی نوعیت کے نہ ہوں۔

ساتویں صورت کا حکم

یہ استعانت بغیر اللہ ناجائز ہے۔40

دلیل

امور غیر عادیہ کا تسبب (سبب بننا) نہ تو عادۃً ثابت ہے، اور نہ ہی اللہ کی جانب سے ثابت ہے، اور بالفرض اگر ثابت بھی ہو تو قطعی اور

دائمی نہیں ہے، اسلئے ان امور غیر عادیہ میں اگرچہ غیر اللہ کو مظہر عون الٰہی سمجھے اور اعتماد بھی اللہ ہی پر ہو تب بھی ضلالت اور گمراہی ہے۔41

مسئلہ توسل کی صورتیں، احکامات اور دلائل تفسیر معارف القرآن کی روشنی میں

مسئلہ توسل کی صورتیں، اور ان کے احکامات

مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے توسل کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان فرمائی ہیں:

پہلی صورت

توسل " بالاعمال الصالحہ " 42 مطلب یہ ہے کہ تقویٰ اور عمل صالح کو قربِ خداوندی کا وسیلہ بنانا۔

پہلی صورت کا حکم

توسل " بالاعمال الصالحہ " جائز ہے۔43

دلیل

آیت مبارکہ میں ہے: '' یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ''[44]

وجہ الاستدلال

حضرت حسن بصری، مجاہد، قتادہ، عطا، سدی، عبداللہ ابن کثیر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ " اس آیت میں لفظ وسیلہ سے قرب کے معنی مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے ذریعے اللہ کا قرب تلاش کرو، نیز ابن عباس (رضی اللہ تعالی عنہ) سے یہ مروی ہے کہ وسیلہ کے معنی " تقرب " کے ہیں، مطلب یہ کہ تقویٰ اور اعمال صالحہ کو قربِ خداوندی کا ذریعہ اور وسیلہ بناؤ۔[45]

دوسری صورت

توسل کی دوسری صورت " توسل بالانبیاء و باولیاء الصالحین " 46 ہے، اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کو وسیلہ بنانا۔

دوسری صورت کا حکم

توسل " بالأنبياء و بأولياء الصالحين " جائز ہے۔47

دلیل

آیت مبارکہ میں ہے:

'' اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ''[48]

وجہ الاستدلال

اس آیت مبارکہ کی تفسیر بعض مفسرین نے یوں فرمائی ہے کہ یہ کفار جن بزرگان دین اور مقبولان خداوندی کو اپنا حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں وہ تو خود اللہ کی جناب میں اللہ کے مقرب ترین بندہ کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اور اس تلاش میں ہیں کہ کون سا بندہ خدا کے زیادہ قریب ہے تاکہ اس کا وسیلہ پکڑیں یعنی اس کے اقتدا اور اتباع کو بمع اس کی دعا کے حصول قرب خداوندی کا وسیلہ اور ذریعہ بنائیں۔[49]

حضرت شاہ عبدالقادر قدس اللہ سرہ کا میلان بھی اسی معنی کی طرف ہے۔[50]

بلاشبہ بارگاہ خداوندی میں حصول قرب کا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے کہ بغیر آپ کے اتباع کے حصول نجات نہیں، اس سے توسل بالنبی اور صالحین کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

تفسیر معارف القرآن از مولانا ادریس کاندھلوی کی روشنی میں استعانت و توسل کی صورتیں

مسئلہ استعانت کی صورتیں اور ان کا حکم

حکم	مسئلہ استعانت کی صورتیں	نمبر شمار

1.	"غیر اللہ کو فاعل مستقل و قادر بالذات سمجھ کر (اس سے نفع حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے کے لیے) مدد طلب کرنا۔	استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بلاشبہ ناجائز ہے۔
2.	غیر اللہ کو قادر بالذات تو نہ سمجھے لیکن قادر بعطائے الٰہی سمجھ کر مدد طلب کرے۔	یہ صورت بھی قرآنی تصریحات کے مطابق بھی جائز نہیں ہے۔
3.	غیر اللہ کو نہ تو مستقل بالذات سمجھے اور نہ مستقل بالعرض لیکن اس کے ساتھ مستقل بالذات کا سا معاملہ کرے۔	استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بھی ناجائز ہے
4.	جب استعانت اللہ رب العزت کے غیر سے کی جائے تو اس شخص یا ذات کا مستقل بالذات ہونے کا وہم ہوتا ہو۔	استعانت بغیر اللہ کی یہ صورت بھی ناجائز ہے، تردد اسمیں ہے کہ اس شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے یا نہیں؟ تو یہ فعل چونکہ شرک کا مظہر اتم ہے اس لیے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا بھی قوی اندیشہ ہے۔
5.	اللہ رب العزت کے غیر سے امور عادیہ میں مدد طلب کی جائے۔	دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے: (1)۔مدد طلب کرتے وقت مکمل اعتماد اور بھروسہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر ہو۔ (2)۔غیر کو محض ذریعہ اور وسیلہ اور عون الٰہی کا ایک مظہر سمجھے۔
6.	اللہ رب العزت کے غیر سے اسباب شرعیہ میں مدد مانگنا۔	یہ استعانت جائز ہے۔
7.	امور غیر عادیہ میں اللہ رب العزت کے غیر سے مدد طلب کی جائے۔	یہ استعانت بغیر اللہ ناجائز ہے۔

مسئلہ توسل کی صورتیں اور ان کا حکم

نمبر شمار	مسئلہ توسل کی صورتیں	حکم
1	توسل بالاعمال الصالحہ۔	جائز ہے۔
2	توسل بالانبیاء و باولیاء الصالحین۔	جائز ہے۔

نتائج البحث:

استعانت اور استمداد بغیر اللہ اور توسل مطلقا حرام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں جائز ہے اور بعض دوسری صورتوں میں نا جائز ہے.

جائز صورتیں

تفسیر معارف القرآن میں مولانا ادریس کاندھلویؒ نے جن جائز صورتوں کو جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہیں:

1. توسل بالاعمال الصالحہ جائز ہے۔
2. انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام جبکہ وہ زندہ ہوں ان کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔
3. انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام وفات شدگان کے تبرکات کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔
4. اللہ کے نیک بندوں، اولیاء کرام سے ان کی زندگی میں استعانت وتوسل حاصل کرنا جائز ہے۔
5. اللہ رب العزت کے غیر سے امور عادیہ میں مدد طلب کی جائے تو دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

پہلی شرط: مدد طلب کرتے وقت مکمل اعتماد اور بھروسہ صرف اور صرف خدا تعالی ہی کی ذات پر ہو۔

دوسری شرط: غیر کو محض ذریعہ اور وسیلہ اور عون إلہی کا ایک مظہر سمجھے۔

ناجائز صورتیں

1. غیر اللہ کو نہ تو مستقل بالذات سمجھے اور نہ مستقل بالعرض لیکن اس کے ساتھ مستقل بالذات کا سا معاملہ کرے، حرام اور شرک ہے (یہ شرک اعتقادی نہیں بلکہ عملی ہے) اور اس کا مرتکب حرام کا مرتکب سمجھا جائے گا دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔
2. جب استعانت اللہ رب العزت کے غیر سے کی جائے تو اس شخص یا ذات کا مستقل بالذات ہونے کا وہم ہوتا ہو تو یہ استعانت بغیر اللہ ناجائز ہے، تردد اسمیں ہے کہ اس شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے یا نہیں؟ تو یہ فعل چونکہ شرک کا مظہر اتم ہے اس لیے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا بھی قوی اندیشہ ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 الازدی، ابن درید، محمد بن الحسن، جمہرۃ اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت، ج2، ص255
Al-Izdi, Ibn Duraid, Muhammad bin al-Hasan, Jamharah al-Lughah, Dar al-Ilm lil-Malaayeen, Beirut, Vol: 2, P: 255

2 الاندلسی، ابوحیان، اثیر الدین، محمد بن یوسف، البحر المحیط فی التفسیر، دار الفکر، بیروت، ج1، ص41
Al-Andalusi, Abu Hayyan, Atheer al-Din, Muhammad bin Yusuf, Al-Bahr al-Muhit fi al-Tafsir, Dar al-Fikr, Beirut, Vol: 1, P: 41

3 الفیروزآبادی، ابوطاہر، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، بیروت، لبنان، ص:1217
Al-Fayroozabadi, Abu Tahir, Muhammad bin Ya'qūb, Al-Qāmus al-Muhit, Beirut, Lebanon, P: 1217

[4] عبد المنعم، محمود عبد الرحمان، معجم المصطلحات والالفاظ الفقہیۃ، دار الفضیلہ، ج1 ،ص188
Abd al-Mun'im, Mahmoud Abd al-Rahman, Mu'jam al-Mustalahaat wal-Alfaaz al-Fiqhiyyah, Dar al-Fadilah, Vol: 1, P: 188

[5] تقی الدین، محمد ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، المدینہ المنورۃ، 1425ھ، ج16، ص55
Taqi al-Din, Muhammad bin Taymiyyah, Majmu' al-Fataawaa, Majma' al-Malik Fahd li-Tiba'ah al-Mushaf al Sharif, Al-Madinah Al-Munawwarah, 1425 H, Vol: 16, P: 55

[6] محمد شفیع، معارف القرآن، ج3 ،ص126
Muhammad Shafi', Ma'ārif al-Qur'an, Vol: 3, P: 126

[7] ابن منظور، الافریقی، لسان العرب، ج11، ص724
Ibn Manzoor, Al-Afriqi, Lisaan al-Arab, Vol: 11, P: 724

[8] طاہر القادری، عقیدہ توسل آئمہ اور محدثین کی نظر میں، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص15
Tahir al-Qadri, Aqeedah Tawassul Aima Awar Muhadditheen ki Nazar Mein, Minhaaj al-Quran Publications, P: 15

[9] الاصفہانی، الراغب، المفردات، دار القلم، الدار الشامیۃ، دمشق، بیروت، ص871
Al-Isfahaani, Al-Raaghib, Al-Mufarradat, Dar al-Qalam, Dar al-Shamia, Damascus, Beirut, P: 871

10 کاندہلوی، معارف القرآن، ج1، ص17
Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol: 1, P: 17

11 ایضًا
Ibid

12 یونس، آیت 31
Yūnus, Al Āyah: 31

13 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص642
'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P: 642

14 کاندہلوی معارف القرآن، ج3، ص587
Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:3, P:587

[15] محمد شفیع، معارف القرآن، ج4، ص531
Muhammad Shafi', Ma'ārif al-Qur'an, Vol:4, P:531

16 کاندہلوی، معارف القرآن، ج1، ص17
Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:1, P:17

17 ایضًا
Ibid

[18] الزمر، آیت 3
Al Zumar, Al Āyah: 3

[19] عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص1411
'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P:1411

[20] یونس، آیت 18
Yūnus, Al Āyah: 18

[21] عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص636
'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P:636

[22] العنکبوت، آیت 17

Al 'Anakboot, Al Āyah: 17

[23] عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص1205

'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P: 1205

24 الجن، آیت 21

Al Jin, Al Āyah: 21

[25] عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص1819

'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P: 1819

26 یونس، آیت 49

Yūnus, Al Āyah: 49

[27] عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص647

'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P: 647

28 کاندہلوی، معارف القرآن، ج1، ص17

Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:1, P:17

29 ایضًا

Ibid

[30] السجستانی، ابوداود، سلیمان بن الاشعث سنن ابی داود، دار الرسالۃ العالمیۃ، رقم الحدیث: 4031، ج6، ص144

Al-Sijistani, Abu Dawood, Sulaymaan bin al Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Dar al-Risalah al-Alamiyya, Hadith: 4031, Vol: 6, P: 144

31 کاندہلوی، معارف القرآن، ج1، ص17

Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:1, P:17

32 ایضًا

Ibid

33 ایضًا

Ibid

34 ایضًا

Ibid

35 ایضًا، ج1، ص18

Ibid, Vol:1, P:18

36 ایضًا

Ibid

37 البقرۃ، آیت 153

Al Baqarah, Al Āyah: 153

38 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص109

'Usmānī, Muhammad Taqi, Asaan Tarjamah Quran, P: 109

[39] کاندہلوی، معارف القرآن، ج1، ص18

Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:1, P:18

[40] ایضًا

Ibid

[41] ایضًا

Ibid

[42] ایضًا

Ibid

[43] ایضًا

Ibid

[44] المائدۃ،آیت 35

Al Mā'idah, Al Āyah: 35

[45] کاندھلوی، معارف القرآن، ج2ص،493

Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:2, P:493

[46] ایضًا، ج2ص492

Ibid, Vol:2, P:492

[47] ایضًا

IBid

[48] الاِسراء، آیت 57

Al Isrā', Al Āyah: 57

[49] کاندہلوی، معارف القرآن، ج4ص498

Kāndhlawī, Ma'ārif al-Qur'an, Vol:4, P:498

[50] ایضًا

Ibid